# شیعہ کون!

(بنیادی شیعہ عقائد کی روشنی میں شیعہ کی تصویر)

ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جملہ حقوق محفوظ

**تقدیم:**

امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام
کی بارگاہ مقدس میں۔


| | |
|---|---|
| نام کتاب: | شیعہ کون؟ |
| تالیف: | ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی |
| اشاعت: | باراول اپریل 2014 |
| مطبع: | معراج دین پرنٹنگ پریس۔ لاہور |
| ناشر: | مجلس تعلیم القرآن۔ لاہور |


E-mail: syedniazm@yahoo.com
URL: www.drhamadani.com
www.drniazhamadani.blogspot.com
www.facebook.com/DrNiazMuhammadHamadani
Youtube: Ehsaantv

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ نَا وَمَوْلانَا اَبِیْ الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَ آلِہِ الطَّاھِرِیْنَ

دینی معارف کو عام طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: اصول دین، فروع دین اور ر اخلاقیات۔ اصول دین سے مراد کسی بھی دین کے بنیادی عقائد ہوتے ہیں۔ اصول دین کے لفظی معنی ہیں دین کی جڑیں جبکہ فروع دین کے لفظی معنی ہیں دین کی شاخیں۔ کسی درخت کی جڑیں جس قدر صحتمند اور مستحکم ہوں گی وہ درخت بھی اتنا ہی مضبوط ہوگا اور اچھا پھل دے گا۔ اصول دین کے بارے میں کسی شخص کی آگاہی اور ان پر یقین و ایمان جس قدر پختہ ہوگا اسی قدر اس شخص کا دین مستحکم اور مضبوط ہوگا۔ اگر کسی قوم کے افراد میں اصول دین کے بارے میں صحیح آگاہی موجود ہو اور وہ ان پر پختہ یقین و ایمان رکھتے ہوں تو اس قوم کے اتحاد و اتفاق کی بنیادیں بھی مضبوط ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کسی قوم کے افراد کی اصول دین یعنی بنیادی عقائد کے بارے میں آگاہی بھی صحیح نہ ہو، اور ان عقائد پر ان کا ایمان و یقین بھی کمزور ہو تو جہاں قوم کا دینی کردار بہت کمزور ہو جاتا ہے وہاں اس قوم کے افراد کے باہمی ربط وضبط میں بھی دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

شیطانی طاقتوں کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ اہل حق کو حق کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا کر کے انہیں حق سے دور کیا جائے اور ان کے باہمی اتحاد و اتفاق کو ختم کیا جائے۔ ایک عرصے سے پاکستان میں مکتب تشیع کے پیروکاروں کے ساتھ بھی ایسا ہی رہا ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں پاکستان میں مذہب شیعہ کے پیروکاروں کو عقائد کی عجیب وغریب بحثوں میں الجھا کر مختلف دھڑوں میں تقسیم اور مختلف قسم کے فتنوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف دین سے دوری میں اضافہ ہوا ہے بلکہ مکتب تشیع کے ماننے والوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو جانے کی وجہ سے وہ کمزور بھی ہو گئے ہیں۔ متفقہ شیعہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

عقائد کو مؤثر انداز میں بیان کرنا دور حاضر کی اہم ضرورت اور یہ مختصر کتابچہ اسی سلسلے کی ایک کاوش ہے۔

دنیا بھر میں اہل تشیع میں سے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے قبر میں رکھ کر قبر بند کرنے سے پہلے اور قبر بند کرنے کے بعد تلقین پڑھی جاتی ہے۔ تلقین میں میت کو (اور بالواسطہ طور پر وہاں موجود حاضرین کو) شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد کی تلقین کی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ عربی میں ہوتی ہے لہٰذا وہاں موجود حاضرین کے لئے اس کی حیثیت ایک رسم کی ادائیگی سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔ اگر صرف تلقین کو ہی صحیح طرح سے سمجھ لیا جائے اور اس کی بنیاد پر عقائد و اعمال کی اصلاح کر لی جائے تو شیعہ قوم کے اندر عقائد کے بارے میں پائے جانے والے جھگڑے اور فتنے اپنی موت آپ مر جائیں گے اور ان بے بنیاد اختلافات کی وجہ سے جو تقسیم اور دھڑے بندی شیعہ قوم میں پیدا ہو چکی ہے اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

**اہم انتباہ** :

مومنین سے گزارش ہے کہ اس اہم بات کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ جنگ صفین میں جب تک امیر المومنین علیہ السلام کا لشکر متحد تھا آپ کا پلڑا بھاری رہا۔ امیر شام نے اپنی شکست سے بچنے کے لئے یہ تدبیر کی کہ امیر المومنین کے لشکر میں اختلاف پیدا کیا جائے اور پھوٹ ڈالی جائے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی فوج میں موجود سادہ لوح افراد اس کی چال میں آ گئے اور مولا علی (علیہ السلام) کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولا علی (علیہ السلام) کا دشمن میدان جنگ میں اپنی یقینی شکست سے بچ گیا اور امیر المومنین علیہ السلام کا لشکر اپنی یقینی فتح سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یاد رکھیں کہ مولا علی (علیہ السلام) کے ماننے والوں کے درمیان کسی بھی قسم کے اختلاف اور دھڑے بندی کا فائدہ صرف اور صرف مولا علی (علیہ السلام) کے دشمن کو ہو گا۔

اس مختصر رسالہ میں تلقین اور تلقین کے ترجمہ کے ساتھ چند اہم نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے تا کہ شیعہ عوام کو حقیقی اور متفقہ شیعہ عقائد سے آگاہی حاصل ہو سکے اور اس آگاہی کی بنیاد پر ان کا دینی کردار بھی مضبوط ہو اور باہمی اختلافات اور دھڑے بندیاں بھی ختم ہو سکیں۔

ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

# تلقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِسۡمَعۡ اِفۡهَمۡ اِسۡمَعۡ اِفۡهَمۡ يَا فُلانُ اِبۡنُ فُلان هَلۡ اَنۡتَ عَلَى الۡعَهۡدِ الَّذِىۡ فَارَقۡتَنا عَلَيۡهِ مِنۡ شَهَادَةِ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ وَ سَيِّدُ النَّبِيِّيۡنَ وَ خَاتَمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَ اَنّ عَلِيًّا اَمِيۡرُ الۡمُوۡ مِنِيۡنَ وَ سَيِّدُ الۡوَصِيِّيۡنَ وَ اِمَامٌ افۡتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الۡعَالَمِيۡنَ وَ اَنَّ الۡحَسَنَ وَ الۡحُسَيۡنَ وَ عَلِيَّ بۡنَ الۡحُسَيۡنِ وَ مُحَمَّدَ بۡنَ عَلِيٍّ وَ جَعۡفَرَ بۡنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوۡسَىٰ بۡنَ جَعۡفَرٍ وَ عَلَىَّ بۡنَ مُوۡسَىٰ وَ مُحَمَّدَ بۡنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بۡنَ مُحَمَّدٍ وَ حَسَنَ بۡنَ عَلِيٍّ وَ الۡقَائِمَ الۡحُجَّةِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيۡهِمۡ اَئِمَّةُ الۡمُوۡمِنِيۡنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الۡخَلۡقِ اَجۡمَعِيۡنَ وَ اَ ئِمَّتُكَ اَ ئِمَّةُ هُدَ ىً اَبۡرَار . يـا فلان ابن فلان اِذَا اَتَاكَ الۡمَلِكَانِ الۡمُقَرَّبَانِ رَسُوۡلَيۡنِ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ وَ سَئَلاكَ عَنۡ رَبِّكَ وَ عَنۡ نَبِيِّكَ وَ عَنۡ دِيۡنِكَ وَعَنۡ كِتَابِكَ وَعَنۡ قِبۡلَتِكَ وَ عَنۡ اَئِمَّتِكَ فَلا تَخَفۡ وَ قُلۡ فِىۡ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلالُهٗ رَبِّىۡ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ آلِهٖ نَبِيِّىۡ وَالۡاِسۡلَامُ دِيۡنِىۡ وَالۡقُرۡآنُ كِتَابِىۡ وَ الۡكَعۡبَةُ قِبۡلَتِىۡ وَ اَمِيۡرُ الۡمُوۡ مِنِيۡنَ عَلِيُّ بۡنُ اَبِىۡ طَالِبٍ اِمَامِىۡ وَ الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِيٍّ الۡمُجۡتَبىٰ اِمَامِىۡ وَ الۡحُسَيۡنُ بۡنُ عَلِيٍّ الشَّهِيۡدُ بِكَرۡبَلا اِمَامِىۡ وَ عَلِيُّ بۡنُ لۡحُسَيۡنُ زَيۡنُ الۡعَابِدِيۡنَ اِمَامِىۡ وَ مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيٍّ الۡبَاقِرُ اِمَامِىۡ وَ جَعۡفَرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ اِمَامِىۡ وَ مُوۡسَىٰ بۡنُ جَعۡفَرُالۡكَاظِمُ اِمَامِىۡ وَ عَلِيُّ بۡنُ مُوۡسَىٰ الرِّضَا اِمَامِىۡ وَ مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيٍّ الۡجَوَادُ اِمَامِىۡ وَ عَلِيُّ بۡنُ مُحَمَّدٍ النَّقِىُّ اِمَامِىۡ وَ حَسَنُ بۡنُ عَلِيٍّ الۡعَسۡكَرِىُّ اِمَامِىۡ وَ الۡقَائِمُ الۡحُجَّةُ اِمَامِىۡ. هٰوءُ لآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيۡهِمۡ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَ سَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَ شُفَعَائِیْ، بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِیْ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ. ثُمَّ اعْلَمْ یَا فُلانُ بْنُ فَلانٍ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمُ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ حَقٌّ وَ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَ سُوَالَ مُنْکَرٍ وَ نَکِیْرٍ فِیْ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَتَطَایُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَحَقٌّ وَ اَنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِیْ الْقُبُوْر . اَفَهِمْتَ یَا فلان ابن فلان ؟ ثَبَّتَکَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، هَدَاکَ اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ، عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِهٖ وَ اصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَیْکَ وَ لَقِّهٖ مِنْکَ بُرْهَاناً. اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

## ترجمہ

''سن اور سمجھ، سن اور سمجھ اے فلاں ابن فلاں (میت اور اس کے والد کا نام لیا جاتا ہے) کیا تو اس عہد پر قائم ہے جس پر تو ہم سے جدا ہوا تھا، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی معبود واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول، سب نبیوں کے سردار اور خاتم المرسلین ہیں۔ اور یہ کہ حضرت علی علیہ السلام مومنین کے امیر، اوصیاء کے سردار اور ایسے امام ہیں جن کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے عالمین پر فرض کی ہے۔ اور یہ کہ حسن اور حسین، علی ابن الحسین، محمد ابن علی، جعفر ابن محمد، موسیٰ ابن جعفر، علی ابن موسیٰ، محمد ابن علی، علی ابن محمد، حسن ابن علی اور حضرت مہدی سلام اللہ علیہم، مومنین کے امام، سب لوگوں پر اللہ کی حجت، تیرے امام ہیں، ہدایت دینے والے نیکوکار امام۔

اے فلاں ابن فلاں! جب تیرے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے دو مقرب فرشتے آئیں اور تجھ سے تیرے رب، تیرے نبی، تیرے دین، تیری کتاب، تیرے قبلہ اور تیرے اماموں کے بارے میں سوال کریں تو ڈرنا نہیں اور ان کے جواب میں کہنا:

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

"اللہ جل جلالہ میرا رب ہے،
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں،
اسلام میرا دین ہے،
قرآن میری کتاب ہے،
کعبہ میرا قبلہ ہے،
امیر المومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
حسن ابن علی (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
شہید کربلا حسین ابن علی (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
علی زین العابدین (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
انبیاء کے علوم کی تشریح کرنے والے
محمد باقر (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
جعفر صادق (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
موسیٰ کاظم (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
علی رضا (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
محمد تقی الجواد (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
علی نقی الھادی (علیہ السلام) میرے امام ہیں،
حسن عسکری (علیہ السلام) میرے امام ہیں
اور امام منتظر (علیہ السلام) میرے امام ہیں۔

یہ سب، ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں، میرے امام، میرے سردار، میرے رہنما اور میرے شفیع ہیں۔ میں ان کا محبّ اور پیروکار ہوں اور دنیا اور آخرت میں ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں اور ان سے بے تعلقی کا اظہار کرتا ہوں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اور ہاں !اے فلاں ابن فلاں ! جان لے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بہترین رب ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین رسول ہیں اور امیر المومنین حضرت علی اور ان کی اولاد میں سے گیارہ امام، بہترین امام ہیں، اور جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں وہ حق ہے، موت حق ہے، قبر میں منکر اور نکیر کا سوال حق ہے، قیامت کے دن مردوں کا زندہ کر کے اٹھایا جانا اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر کیا جانا حق ہے، صراط حق ہے، حق ہے، اعمال کا تولا جانا حق ہے، اعمال ناموں کا پھیلایا جانا حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت ضرور آئے گی، اور اللہ مردوں کو زندہ کر کے قبردوں سے اٹھائے گا۔

کیا تو نے سمجھ لیا اے فلان ابن فلاں؟ اللہ تعالیٰ تجھے قول حق پر ثابت قدم رکھے، تجھے صراط مستقیم کی ہدایت دے، اور اپنی رحمت کے مقام پر تیرے اور تیرے اولیا کے درمیان پہچان کروائے"۔

اس تلقین میں مندرجہ ذیل نکات قابل توجہ ہیں:

(1) اس تلقین میں بنیادی شیعہ عقائد تفصیل کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ شیعہ اثنا عشری ہونے کے لئے یہی عقائد ضروری اور کافی ہیں۔

## شیعہ، غالی اور مقصر:

جو شخص اللہ جل جلالہ کو اپنا رب مانتا ہو، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول مانتا ہو اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے لے کر حضرت امام مہدی سلام اللہ علیہم اجمعین تک بارہ اماموں کو اللہ کے بندے اور معصوم امام مانتا ہو وہ شیعہ اثنا عشری ہے۔

جو ان کو رب مانتا ہو یا ربوبیت کی صفات میں ان کو اللہ کا شریک مانتا ہو وہ غالی ہے اور جو ان کو امام معصوم نہیں مانتا وہ مقصر ہے۔

تلقین سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے نور یا بشر ہونے، عالم الغیب ہونے یا نہ ہونے، حاضر ناظر ہونے یا نہ ہونے، ولایت تکوینی کے حامل ہونے یا نہ ہونے جیسی باتوں کا بنیادی شیعہ عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح ولایت فقیہ کے ایک خاص سیاسی مفہوم کا قائل ہونے یا نہ ہونے یا کسی غیر ملکی انقلاب کے حامی ہونے یا نہ ہونے کا بھی بنیادی شیعہ عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بنیادی شیعہ عقائد وہی ہیں جن کے بارے میں قبر میں سوال کیا جائے گا، جو اس تلقین میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ جو شخص یہ عقائد رکھتا ہے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

وہ شیعہ اثنا عشری ہے۔ اسے غالی یا مقصر کہنا، اس پر لعنت کرنا، اس سے دشمنی کرنا، اس کی اہانت کرنا اور اس کے خلاف مردہ باد یا مرگ بر کے نعرے لگانا کسی صورت میں جائز نہیں بلکہ حرامِ قطعی ہے۔

زیارت عاشورا میں ہم پڑھتے ہیں:

**اِنِّی سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ**

**ترجمہ**: میری ان لوگوں کے ساتھ صلح ہے جن کی آپ کے ساتھ صلح ہے اور ان لوگوں کے ساتھ جنگ ہے جو آپ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔

زیارت عاشوراء کا یہ بظاہر چھوٹا سا جملہ ہمارے اوپر بہت سنگین ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اس جملے میں ہم حضرت امام حسین علیہ السلام سے عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر محبِّ حسین علیہ السلام سے محبت کریں گے، کچھ بھی ہو جائے کسی محبِ حسین (علیہ السلام) سے دشمنی اور جنگ نہیں کریں گے بلکہ ان کے ساتھ صلح اور سلامتی کے ساتھ رہیں گے، ہمارے ہاتھ اور زبان سے کسی محبِّ حسین (علیہ السلام) کی جان، مال، عزت اور آبرو کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ لیکن کس قدر بدقسمتی کی بات ہے کہ آج محبان امام حسین علیہ السلام ایک دوسرے پر غالی، مقصر، ضد انقلاب اور ضد ولایت فقیہ جیسے لیبل چسپاں کر کے، آپس میں لڑنے، ایک دوسرے کی شخصیت اور عزت و آبرو پر حملے کرنے، ایک دوسرے کی کردار کشی کرنے، ایک دوسرے کے خلاف مردہ باد اور مرگ بر کے نعرے لگانے اور ایک دوسرے پر لعنت و تبرا کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ کیا یہ طرزِ عمل امام حسین علیہ السلام سے کیئے ہوئے اس عہد کی خلاف ورزی نہیں ہے جو عاشوراء کے دن زیارت عاشوراء میں ہم ان سے کرتے ہیں؟

(2) تلقین کا آغاز اس جملے سے ہو رہا ہے کہ "اے فلان ابن فلاں کیا تو اس عہد پر قائم ہے جس پر تو ہم سے جدا ہوا تھا" یہ جملہ دو باتوں کی نشاندہی کرتا ہے:

ایک یہ کہ ایک شیعہ اپنی زندگی میں ان عقائد پر قائم ہوتا ہے جن کا اس تلقین میں ذکر ہے اور دوسری یہ کہ اس بات کا امکان ہے کہ مرنے کے بعد انسان ان عقائد پر قائم نہ رہے۔ اس لئے کہ احادیث میں آیا ہے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں: ایمان مستقر اور ایمان مستودع۔ ایمان مستقر وہ ایمان ہے جو دل اور روح کی گہرائیوں میں جڑ پکڑے ہوئے ہو اور کسی قسم کے حوادث اور سختیاں، حتیٰ کی موت کی سختیاں بھی انسان کو اس سے نہ ہٹا سکیں۔ اس کے برعکس ایمان مستودع وہ ایمان ہوتا ہے جس کی جڑیں دل اور روح کی گہرائی تک نہ گئی ہوں۔ ایسا ایمان حوادث اور سختیوں میں ڈانواں ڈول ہو

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جاتا ہے اور موت کی سختیوں میں ہوسکتا ہے شیطان انسان کا یہ ایمان لے اڑنے میں کامیاب ہوجائے۔

لہٰذا یہ بہت مناسب اور ضروری ہے کہ مومنین کرام دن میں چند مرتبہ ان عقائد کو دہرالیا کریں۔ ہر نماز کے بعد قلبی توجہ کے ساتھ ان کو دہرالینا ایمان کی پائیداری میں بہت مؤثر ہوتا ہے۔ اگر رات کوسونے سے پہلے قلبی توجہ کے ساتھ ان کو دہرالیا جائے تو اس کا بھی بہت گہرا اثر ہوتا ہے اس لئے کہ احادیث میں نیند کو چھوٹی موت اور موت کو بڑی نیند کہا گیا ہے۔ اگر کوئی مومن اپنی زندگی میں ہر رات سوتے وقت، یعنی چھوٹی موت کے وقت ان عقائد کو صدق دل سے دل اور زبان پر جاری رکھنے کو اپنا معمول بنالے تو ان شاء اللہ موت کے وقت اس عہد پر قائم رہے گا اور شیطان اس کے ایمان کے سرمائے کونہیں چھین سکے گا۔

صرف یہی نہیں بلکہ لازم ہے کہ مومنین اپنے بچوں کو بھی ان عقائد کی تعلیم دیں اور ان کی اس طرح تربیت کریں کہ رات کو یہ عقائد سنا کر انہیں سلایا کریں۔

(3) تلقین میں جس بات کا ذکر سب سے پہلے ہے وہ یہ کہ **اللہ جل جلالہ ربی** . اللہ جل جلالہ میرا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ ہی ہمارا خالق، ہمارا مالک، ہمارا رازق ہے۔ ہماری زندگی موت، صحت بیماری، عزت ذلت اور ہر قسم کا نفع ونقصان اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ایسا رب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم کا بھی رب ہے۔ وہ ایسا رب اور معبود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم بھی نمازمیں اس کے حضور میں کھڑے ہوکر **الحمد للہ رب العالمین.... ایاک نعبد و ایاک نستعین** کہتے تھے۔ اس کی بارگاہ میں رکوع وسجود کرتے ہوئے کہتے تھے:

**سبحان ربی العظیم و بحمدہ**

”ہر نقص وعیب اور کمزوری سے پاک ہے میرا عظیم رب اور میں اس کی حمد کرتا ہوں“۔

**سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ**

”ہر نقص وعیب اور کمزوری سے پاک ہے میرا بلند مرتبہ رب اور میں اس کی حمد کرتا ہوں“

(4) تلقین میں جن امور پر ایمان کا تذکرہ ہے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں کسی نے نہیں دیکھا، کچھ ایسے ہیں جنہیں کچھ لوگوں نے دیکھا ہے مگر صرف ایک چیز ایسی ہے جسے ہر مسلمان نے دیکھا ہوا ہے۔ (البتہ ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کی بات کررہے ہیں)۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اللہ ہمارا رب ہے مگر اللہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین کو ان کے زمانہ حیات کے صرف ان لوگوں نے دیکھا جو ان تک رسائی رکھتے تھے۔ بعد کے ادوار کے لوگوں نے اور ہم نے انہیں نہیں دیکھا۔ اسی طرح آخرت کو بھی کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ کعبہ جو سب مسلمانوں کا قبلہ ہے اسے بھی صرف ان مسلمانوں نے دیکھا ہوا ہے جنہیں حج یا عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی ہے یا پھر ٹیلی ویژن یا تصویروں میں اسے دیکھا ہے۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے جسے ہر مسلمان نے نہ صرف یہ کہ دیکھا ہوا ہے بلکہ وہ ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے اور وہ ہے قرآن مجید، جس کے بارے میں تلقین میں ہے کہ **القرآن کتابی** ''قرآن میری کتاب ہے''۔

**القرآن کتابی** کا مطلب کیا ہے؟ اس کو جاننے کے لئے قرآن کا تعارف حاصل ہونا ضروری ہے۔ قرآن نے اپنا تعارف اس طرح کرایا ہے:

**هُدًى لِلْمُتَّقِينَ**

یہ قرآن متقین کے لئے ہدایت ہے۔ (بقرہ:2)

یہ تین کلمات پر مشتمل ایک مختصر سا جملہ ہے مگر اس مختصر سے جملے میں ایک بہت بڑی حقیقت سمو دی گئی ہے۔ اس جملے میں قرآن اور متقین کا جامع اور مختصر تعارف کروا دیا گیا ہے اور ان دونوں کا باہمی رشتہ اور تعلق بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس آیت کی رو سے قرآن کی تعریف یہ ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے جو متقین کے لئے ہدایت ہے اور متقی کی تعریف یہ ہے کہ متقی وہ ہے جو قرآن سے ہدایت حاصل کرتا ہے اور اس کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ قرآن سائنس، فلسفہ، نفسیات، فلکیات، تاریخ، سماجیات اور قانون وغیرہ کی کتاب نہیں ہے، نہ ہی یہ کسی سیاسی تحریک یا انقلاب کی کتاب ہے۔ یہ بنیادی طور پر ہدایت کی کتاب ہے۔ اگر اس میں تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں یا سائنسی حقائق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یا فلکیات، سماجیات، سیاسیات اور نفسیات وغیرہ کا ذکر پایا جاتا ہے تو ان سب کا مقصد بھی متقین کو زندگی کی ان شعبوں میں ہدایت دینا ہے۔

''قرآن میری کتاب ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ میں قرآن مجید کو اللہ کی کتاب مانتا ہوں، اس کا مطالعہ کرتا ہوں، اسے سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں، زندگی کے معاملات میں اس سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا ہوں اور اپنی عملی زندگی میں اس کی ہدایت پر کاربند رہتا ہوں۔ جہاں کوئی چیز قرآن سے ٹکرا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

رہی ہو خواہ وہ میری خواہشات ہوں، معاشرے کے رسم ورواج ہوں، میرے ذاتی، گروہی، سیاسی یا کسی بھی قسم کے مفادات ہوں، کسی راوی یا محدث کی حدیث ہو، کسی فلسفی کا فلسفہ ہو، کسی عارف کا عرفان ہو، کسی صوفی کا تصوف ہو، کسی مجتہد کا فتویٰ ہو، کسی ولی کی ولایت ہو، غرض یہ کہ ہر وہ چیز جو قرآن کی ہدایت کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہو میں اسے ترک کر کے قرآن کی ہدایت کی پیروی کرتا ہوں۔

بنابریں اگر کسی کے گھر میں قرآن موجود ہو اور وہ اس کی باقاعدہ تلاوت بھی کرتا ہو لیکن اپنی زندگی کے معاملات میں قرآن سے ہدایت حاصل نہ کرتا ہو، اور اپنی زندگی قرآن کی ہدایات کے مطابق بسر نہ کرتا ہو تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ''قرآن میری کتاب ہے''۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

مَنۡ لَمۡ یَعۡرِفِ الۡحَقَّ مِنَ الۡقُرۡآنِ لَمۡ یَتَنَکَّبِ الۡفِتَنَ (بحارالانوار 242:2)

**ترجمہ**: جو شخص حق کو قرآن کی روشنی میں نہیں پہچانے گا وہ کبھی فتنوں سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

امام جعفر صادقؑ کے اس ارشاد کی روشنی میں ''قرآن میری کتاب ہے'' کا مطلب یہ ہوگا کہ میں زندگی کے ہر میدان میں، ہر قدم پر قرآن کی روشنی میں حق کو پہچاننے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ اپنے دین و دنیا اور اپنی آخرت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ کر سکوں۔

نیز آپ ہی سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ:

مَنۡ لَمۡ یَعۡرِفۡ اَمۡرَنَا مِنَ الۡقُرۡآنِ لَمۡ یَتَنَکَّبِ الۡفِتَنَ

**ترجمہ**: جو شخص ہمارے امر کو قرآن کی روشنی میں نہیں پہچانے گا وہ کبھی فتنوں سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ (بحارالانوار 115:89)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنۡ مُؤۡمِنٍ ذَکَرًا اَوۡ اُنۡثٰی، حُرًّا اَوۡ مَمۡلُوۡکًا اِلَّا وَلِلّٰهِ عَلَیۡهِ حَقٌّ وَاجِبٌ اَنۡ یَتَعَلَّمَ الۡقُرۡآنَ

**ترجمہ**: ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اس کے ذمہ اللہ کا واجب حق ہے کہ وہ قرآن کا علم حاصل کرے۔ (مستدرک الوسائل 223:4)

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

یَنۡبَغِیۡ لِلۡمُؤۡمِنِ اَنۡ لَّا یَمُوۡتَ حَتّٰی یَتَعَلَّمَ الۡقُرۡآنَ اَوۡ یَکُوۡنَ فِیۡ تَعۡلِیۡمِهٖ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

**ترجمہ**: مومن کو چاہیے کہ اسے موت نہ آئے یہاں تک کہ اس نے قرآن کی تعلیم حاصل کر لی ہو یا قرآن کی تعلیم دے رہا ہو۔ (کافی 607:2)

امیر المومنین علیہ السلام نے بستر شہادت پر جو وصیت نامہ لکھوایا اس میں قرآن مجید کے بارے میں فرمایا:

**اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ الْقُرْآنِ، لاَ یَسْبِقُکُمْ بِالْعَمَلِ بِهٖ غَیْرُکُمْ**

**ترجمہ**: قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، اس پر عمل کرنے میں دوسرے تم سے آگے نہ نکل جائیں۔ (نہج البلاغہ مکتوب 47)

ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اس تلقین کو، خاص طور پر صفحہ 7 پر دیئے گئے جملوں کو بار بار پڑھے، اپنے بچوں کو پڑھائے اور مندرجہ ذیل جملوں کو بھی خاص طور پر دہرائے کہ:

چونکہ میں مومن ہوں لہٰذا قرآن میری کتاب ہے۔
چونکہ میں متقی ہوں لہٰذا قرآن میری کتاب ہے۔
چونکہ میں ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہوں لہٰذا قرآن میری کتاب ہے۔
چونکہ میں حق کو پہچاننا چاہتا ہوں لہٰذا قرآن میری کتاب ہے۔
چونکہ میں آئمہ معصومین کے امر کو پہچاننا چاہتا ہوں لہٰذا قرآن میری کتاب ہے۔
چونکہ میں مولا علی علیہ السلام کی وصیت پر عمل کرنا چاہتا ہوں لہٰذا قرآن میری کتاب ہے۔
قرآن میری کتاب ہے، قرآن میری کتاب ہے، قرآن میری کتاب ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شیعیان علی (علیہ السلام) اور عزاداران امام حسین (علیہ السلام) کو مذہبِ شیعہ کے بنیادی عقائد کی بنیاد پر متحد ہونے، اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح اور جزوی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ محبت و احترام و اخوت کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والحمدللہ رب العالمین

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

## امام محمد باقر علیہ السلام کا اہم فرمان اپنے شیعوں کے نام

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ(ع) فِیْ وَصِیَّتِہٖ لِجَابِرِبْنِ یَزِیْدَ جُعْفِیُ :...وَاعْلَمْ بِاَنَّکَ لَا تَکُوْنُ لَنَا وَلِیًّا حَتّٰی لَوِاجْتَمَعَ عَلَیْکَ اَھْلُ مِصْرِکَ وَقَالُوْا:اِنَّکَ رَجُلٌ سَوْءٌ لَّمْ یَحْزُنْکَ ذٰلِکَ. وَلَوْ قَالُوْا :اِنَّکَ رَجُلٌ صَالِحٌ لَّمْ یَسُرُّکَ ذٰلِکَ.وَلٰکِنْ اَعْرِضْ نَفْسَکَ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ،فَاِنْ کُنْتَ سَالِکًا سَبِیْلَہٗ، زَاھِدًافِیْ تَزْھِیْدِہٖ،رَاغِبًافِیْ تَرْغِیْبِہٖ،خَائِفًامِّنْ تَخْوِیْفِہٖ،فَاَثْبِتْ وَاَبْشِرْ،فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّکَ مَاقِیْلَ فِیْکَ.وَ اِنْ کُنْتَ مُبَایِنًا لِلْقُرْاٰنِ فَمَا الَّذِیْ یَغُرُّکَ بِنَفْسِکَ .

**ترجمہ:**

"حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن یزید جعفی کو اپنی وصیت میں فرمایا:تم اس وقت تک ہماری ولایت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک اس حالت کو نہ پہنچ جاؤ کہ اگر تمہارے شہر کے لوگ جمع ہو کر تم سے کہیں کہ تم بہت برے شخص ہو تو اس بات سے تمہیں دکھ نہ ہو، اور اگر وہ کہیں کہ تم بہت نیک شخص ہو تو اس سے تمہیں خوشی نہ ہو۔ بلکہ کتاب اللہ کی روشنی میں اپنا جائزہ لو، اگر تم اس کی راہ پر چل رہے ہو، جن چیزوں سے اس نے منہ موڑنے کو کہا ہے ان سے منہ موڑے ہوئے ہو، جن چیزوں کی طرف اس نے تمہیں رغبت دلائی ہے تم ان میں راغب ہو، جن چیزوں سے اس نے تم کو ڈرایا ہے ان سے ڈرتے ہو تو اس حال پر ثابت قدم رہو اور تمہیں بشارت ہو، ایسی صورت حال میں تمہارے بارے میں کہی گئی کوئی بات تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی اور اگر تمہارا راستہ قرآن سے جدا ہے تو تم کس بات پر مغرور ہو"۔ (تحف العقول: ارشادات امام محمد باقر علیہ السلام)

سب مؤمنین و مومنات پر لازم ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ جو کچھ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمان گرامی میں بیان فرمایا ہے کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ مولا امام محمد باقر علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق ولایت کی نعمت صرف اسی شخص کو نصیب ہو گی جو اس حدیث میں بیان شدہ معیار پر پورا اترتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام علیہ السلام کے اس فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

# ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی دورِ حاضر کے ایک ممتاز مذہبی محقق ہیں جو دین اور انسانی معاشرے کے بارے میں ایک منفرد سوچ رکھتے ہیں۔ ان کا نکتہ نظر یہ ہے کہ دین کا بنیادی فریضہ انسان اور انسانی معاشرے کو قربِ الٰہی کی منزل کی راہ دکھانا اور معاشرے میں سماجی عدل قائم کر کے فرد اور معاشرے کی تکالیف اور دکھوں کا خاتمہ کر کے ایک فلاحی معاشرہ تشکیل دینا ہے۔ اگر کوئی دین ایسا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو ایسے دین کو دین کہنا درست نہیں ہے اور نہ ہی کسی عقلمند انسان کو ایسے دین سے کوئی سروکار رکھنا چاہیے۔

ڈاکٹر نیاز ہمدانی کے نزدیک دین اسلام واحد دین ہے جو مکمل طور پر اس معیار پر پورا اترتا ہے۔ لیکن علما نے دین اور معاشرتی مسائل کے بارے میں تحقیق کی راہ اپنانے کی بجائے گزشتہ علما کی اندھی تقلید کی روش اپنا کر اور عوام کو اپنی اندھی تقلید پر لگا کر اسلام کو اس کی حقیقی روح سے بیگانہ کر دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اسلام چند رسمی عبادات کا ایک مجموعہ بن کر رہ گیا ہے۔ ڈاکٹر نیاز ہمدانی کے مطابق مسلمانوں کی معاشرتی، معاشی اور سیاسی پسماندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے مسلمانوں کو فکری اور علمی جمود سے نجات دلائی جائے جس کا واحد راستہ یہ ہے گزشتہ علما کی اندھی تقلید کو ترک کر کے دورِ حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ عام تعلیم یافتہ طبقہ بھی علما کی اندھی تقلید پر قناعت کرنے کی بجائے قرآن مجید میں تفکر و تدبر کی روش اختیار کرے۔

ڈاکٹر نیاز ہمدانی 2 جولائی 1959 کو بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید عالم شاہ مرحوم، جو اسلامیہ ہائی سکول میں مدرس تھے، ایک محقق اور صاحبِ بصیرت انسان تھے۔ ڈاکٹر نیاز ہمدانی نے ابتدائی تعلیم اور دینی تربیت اپنے والد محترم سے ہی حاصل کی۔ 1973 میں جب ان کے والد ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو وہ بھی اپنے والد کے ہمراہ اپنے آبائی علاقے، ضلع چکوال کی تحصیل تلہ گنگ میں آ گئے اور اپنے والد کی نگرانی میں تعلیم و تربیت کے مراحل مکمل کئے۔

ڈاکٹر نیاز ہمدانی نے اکنامکس میں M.A تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1983 سے 1990 تک حوزہ علمیہ قم (ایران) میں دینی تعلیم پائی اور اجتہاد کی ڈگری حاصل کی۔ حوزہ علمیہ قم میں قیام کے دوران انہوں نے قرآن، حدیث اور فقہ کے علاوہ اسلامی فلسفہ، اسلامی معاشیات اور رومی، غزالی اور فارابی کے نظریات کی بنیاد پر اسلامی نفسیات کا بھی تحقیقی مطالعہ کیا۔ وہ متعدد کتب کے مترجم اور مولف ہیں اور اخبارات و رسائل کیلئے بھی مضامین لکھتے ہیں۔ ان کے قلمی کاموں میں سب سے اہم ترجمہ و تفسیر قرآن کریم ہے جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ یہ تفسیر ان شاء اللہ عنقریب 5 یا 6 جلدوں میں شائع ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ وہ مائنڈ سائنس، ریکی، ہپناتھراپی، روحانی علاج اور روحانی تربیت کے شعبوں میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔

2004 میں انہوں نے انٹرنیشنل یونیورسٹی آف آلٹرنیٹو میڈیسن سری لنکا سے

"Healing Through Communication with DNA"

کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اس طرح ڈاکٹر نیاز ہمدانی دنیا بھر میں ان چند گنے چنے افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے اجتہاد اور ڈاکٹریٹ، دونوں ڈگریاں حاصل کی ہیں۔

☆☆☆

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com